نمبر : 2342

کتاب کا نام... :- **منصوریہ در حل قصیدۂ وتریہ**

مصنف .... :- ابوعبداللہ بن ابی بکر بن رشید الدین مجد الدین بغدادی

مترجم .... :- غلام محمد ولد محمد علی منصوری احمد آبادی

مہر ومالک.. :- (مہر) غلام محمد محمد علی منصوری۔ سید عبداللہ بن سید حسن صاحب

سائز............. :- 26x13.5 سطور ... :- 17

اوراق .... :- 333 کاتب .... :- میر احمد علی ولد میر حیدر علی

تاریخ کتابت.. :- ۱۲۳۹ھ خط .... :- نسخ ونستعلیق

زبان .... :- فارسی وعربی موضوع :- ادب

آغاز............... :- یا فتاح۔ بسم اللہ۔ سپاس وستایش مرسخن آفرینی را کہ ناطقہ رابلغتہای کثیر گویا ساخت وثنای قلم رابنغمہای صریر بنواخت وزبان را گویائی داد..... اما بعد اضعف عباد اللہ الباری غلام محمد ولد محمد علی منصوری احمد آبادی.... ترجمۂ قصیدۂ وتریہ را باتخمیس اوشغلوقت خویش ساخت....

اختتام .... :- وَذاكَ رَجائی فی المَمَاتِ وفی المَحیا: ای آن دوام حُبِّ محمدؐ وہمیشگی محبتش وشوق وذوقش امید ورجای بندہ است وآرزوی دل وجان است در حال ممات وحیات ودر وقت زندگی ومردگی..... مناجات: الٰہی حرمت طٰہٰ ویٰسین طفیل حضرت ختم النبیین۔ خدایا این سگ درگاہ احمد شمار اندر غلامان محمد۔ تمام شد این ترجمہ قصیدہ وتریہ بہ تاریخ بیست ویکم شہر جمادی الاول ۱۲۳۹ھ روز جمعہ بوقت عصر در زین البلاد احمد آباد صورت اتمام پذیرفت

ترقیمہ .... : کاتب المعروف فقیر حقیر میر احمد علی ولد میر حیدر علی متوطن دار الخلافہ شاہجہان آباد
بلدہ الہ آباد محلہ روشن پورہ متصل حویلی شیخ محمد علی وارد شاہ نظام الدین مرحوم۔
نوشتہ بماند سیہ بر سفید　　نویسندہ را نیست فردا امید

حالت .... : مکمل مجلد۔ عربی اشعار سرخ روشنائی میں اور ترجمہ سیاہی سے لکھا ہوا ہے۔

نوٹ .... : رسول اللہ کی مدح میں تصنیف شدہ قصیدہ بردہ عربی ادب کی مشہور تخلیق ہے۔ اس کتب خانے میں اس کا خوبصورت نسخہ تخمیس کی صورت میں لکھا ہوا ہے (نمبر 794) اور اس کی شرح ملا علی قاری کے قلم سے (نمبر 790) نیز حاشیہ القصیدۃ البردیہ محمد ضیاء الدین کا لکھا ہوا (نمبر 795) بھی موجود ہے۔ یہ ولی ضیاء الدین بن ابی القاسم ہیں جن کے علاوہ رومی اور مثنوی معنوی سے متعلق دو نایاب رسالے اس فہرست میں شامل ہیں۔

موجودہ نسخہ الہ آباد کے ایک غیر معروف عالم غلام محمد ولد محمد علی منصوری الہ آبادی کا عربی متن کے ساتھ منظوم فارسی ترجمہ پر مشتمل ہے اس کی دو مہریں ۱۲۳۰ھ کی بھی ورق ۹-الف اور ورق ۳۳۳-الف پر لگی ہوئی ہیں۔ مولانا غلام محمد منصوری کی قبر شریف الہ آباد کے دریاباد محلہ میں واقع [illegible] کی مسجد میں بتائی جاتی ہے۔

ورق ۲۳-الف پر مترجم نے اپنے استاد مولوی جمیل الدین کی منظوم تصنیف کنز الاسرار کا ذکر کیا ہے اور ورق ۹-ب پر انہوں نے امام مولوی جمیل الدین قریشی لکھا ہے۔

مترجم نے اپنے استاد کی منظوم تصنیف کنز الاسرار سے حکایت حضرت جنید بغدادی کے عنوان سے فارسی کے چند اشعار بھی نقل کئے ہیں جن سے شاعر کی قادر الکلامی کا پتہ چلتا ہے۔

ابتدائی اوراق میں اس کے پڑھنے والے نے حاشیوں میں دیگر شعراء کے حسب موقع فارسی اشعار بھی نقل کئے ہیں۔

ورق ۵۵-ب پر ۱۲۹۵ھ میں مولود شریف کے موقع پر اسے پڑھے جانے کی تحریر حاشیہ میں لکھی ہوئی ہے۔

ورق ۶۲-الف پر دلچسپ تحریر ہے "حاشیہ این حدیث با ترجمہ در نسخہ سید احمد صاحب یافتہ شد" اس کے ذیل میں مصری کی حدیث نقل کی ہے۔

ورق ۸۵-ب پر ۱۲۲۲ھ میں مولود شریف کے موقع پر پڑھے جانے کی تحریر

تحریر حاشیے میں درج ہے۔

ورق ۱۴۲-الف پر متن میں حافظ شیرازی کا مشہور شعر

یوسف گم گشتہ باز آید بکنعاں غم مخور — کلبۂ احزاں شود روزی گلستاں غم مخور

نقل کرنے کے بعد مترجم نے حاشیے میں یہ دلچسپ تحریر لکھی ہے۔ "در اثنائے شغل ترجمہ تفاؤل مستحسن در دیوان لسان الغیب حافظ شیرازی قدس اللہ سرہ بایں بیت کہ ایں ترجمہ تکمیل اجابت انتظار سر صفحۂ ایں بیت بر آمد کہ ما در ایں جا مندرج شدہ

کاتب عفی عنہ"

ورق ۱۴۳-ب کے حاشیے میں ۱۲۶۲ھ کی تحریر ہے۔

ورق ۱۶۱-الف کے حاشیے میں ۱۲۶۲ھ کی تحریر ہے۔

ورق ۱۹۷-الف پر کسی اور کاتب نے چار اوراق دوبارہ لکھنے کے بعد قاعدہ بھی تحریر کیا ہے نیز حاشیے میں وضاحت کی ہے کہ "ایں فائدہ در نسخۂ اصل احمد آباد نزد قبیلہ یافتہ"۔

ورق ۲۶۲-الف پر فائدہ درج کرنے کے بعد اسی قسم کی تحریر ہے کہ "ایں فائدہ در نسخۂ اصل احمد آباد مندرج نیافتہ"۔

ورق ۲۹۲-ب پر ایک اہم نکتہ تحریر کرنے کے بعد مترجم رقم کرتے ہیں "ہمچنیں است در شرح (سیرۃ سید البشر) کی نہایۃ الاثر کی تصنیف کردہ آں مولیٰ ابو الخیر محمد احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف)"۔

نہایۃ الاثر کا چار جلدوں میں خوبصورت قلمی نسخہ بھی کتاب خانہ میں اب دستیاب ہے۔

ورق ۳۳۳-ب پر ترجمہ کے بعد حاشیے میں یہ تحریر ہے کہ "ایں نسخہ در داخل بیت اللہ مشرف شدہ روز عاشورا ۱۲۳۹ھ" اس کا مطلب ہوا کہ ۱۲۳۹ھ میں کتاب ختم ہونے کے آٹھ ماہ بعد بیت اللہ لے جایا گیا تھا۔

ورق ۹-الف پر تاریخ ختم آخر ماہ ۱۲۳۹ھ تحریر ہے۔

نیز یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ آغاز مرقوم قصیدہ ورق ۲ وابتدائی چہار شنبہ اولیٰ روز شنبہ بوقت یک پہر ...... روز آمدہ ودر ۱۲۳۹ھ کی۔

اس وضاحتی فہرست کے مخطوطہ نمبر 2384-C، الریاض کے صفحہ نمبر 187-b پر غلام محمد منصوری صاحب کی مہر درج ہے۔